(S_2002_5_515_521)

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

روہت سنگھال و دیگران

بنام

پرنسپل، جوہر این۔ودیالیہ اور دیگران

18/دسمبر، 2002

[آر۔سی۔لاہوٹی اور برجیش کمار، جسٹسز]

تعلیم/تعلیمی ادارے؛ قومی تعلیمی پالیسی، 1986: جواہر نوودیہ ودیالیہ کا قیام-نوودیہ منتخبہ امتحان کے ذریعے چھٹی جماعت میں داخلہ لینے والے طلباء- آبائی جگہ پر ایسے ہی ایک اسکول میں تادیبی اتحاد کو فروغ دینے کے لیے حکمت عملی کے مطابق دوسری ریاست کے اسکول میں مزید تعلیم کے لیے نقل مکانی- زبان اور ثقافتی فرق کی وجہ سے عدم مطابقت۔نظم وضبط کی خلاف ورزی کی بنیاد پر اسکول سے نکال دیا گیا۔آبائی علاقے کے جے این وی میں دوبارہ داخلے سے انکار۔تحریری عرضی۔ہائی کورٹ نے خارج کر دیا۔اپیل پر فیصلہ: چونکہ نوجوان طالب علم کا غیر منظم رویہ عدم مطابقت کا اظہار تھا، ان کے ساتھ ہمدردی اور نرمی سے پیش آنا چاہیے تھا نہ کہ سزا دینا۔معاشرے کے بہتر کام کرنے کے لیے بچوں کی قدر کی جانی چاہیے، ان کی پرورش کی جانی چاہیے، ان سے پیار کیا جانا چاہیے اور ان کی حفاظت کی جانی چاہیے۔مختلف ثقافتی پس منظر کے بچوں کے درمیان ہم آہنگ تعلقات قائم کرنے کے لیے قومی اتحاد کے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے سوچ بچار کے ساتھ اقدامات کی ضرورت ہے۔انہیں آبائی علاقے کے اسکول میں واپس لینے کی منظوری دی گئی۔ہدایات جاری کی گئیں۔

اپیل کنندگان کو نوودیہ منتخبہ امتحان کے ذریعے چھٹی جماعت میں داخلہ دیا گیا اور ساتویں جماعت تک اپنی تعلیم اپنے آبائی مقام پر ایسے ہی ایک اسکول میں حاصل کی۔اس کے بعد قومی یکجہتی کو فروغ دینے

کے لیے جواہر نوودیہ ودیالیہ اسکول کی حکمت عملی کے مطابق، انہیں مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے دوسری ریاست کے اسکول میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ نوجوان طلباء زبان اور ثقافتی خلیج کی وجہ سے اس جگہ پر اپنے جوابی حصوں کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو سکے اور نظم وضبط کی کارروائیوں میں بھی ملوث رہے، حالانکہ اپیل کنندہ طلباء اور اساتذہ دونوں کی طرف سے ایک دوسرے کے خلاف الزامات اور جوابی الزامات لگائے گئے تھے۔ چند ہفتوں کے بعد ان طلباء کو نظم وضبط کی بنیاد پر اسکول سے فارغ کر دیا گیا۔ جب انہوں نے اپنی آبائی جگہ پر اسکول کے حکام سے رابطہ کیا تو انہوں نے انہیں واپس لینے سے انکار کر دیا۔ ناراض طلباء نے عدالت عالیہ کے سامنے ناکام تحریری عرضی دائر کی۔ لہذا یہ اپیل۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے، عدالت۔

فیصلہ۔1.1: یہ نوٹ کرنا کافی ہوگا کہ اپیل کنندگان- دیہی پس منظر سے تعلق رکھنے والے اور معاشرے کے کمزور دفعہ سے تعلق رکھنے والے ابتدائی نوعمری کی کم سنی کے نوجوان لڑکوں کو جے این وی کے نظام تعلیم میں داخل ہونے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ بلا شبہ، ایسے طلباء کو ان کے لیے اب تک نامعلوم زمینوں پر ہجرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ہجرت کا مقصد قومی یکجہتی کے قابل تعریف مقصد کو حاصل کرنا ہے جسے یہ اسکیم مختلف جغرافیائی خطوں کے نوجوان طلباء کو آپس میں ملا کر حاصل کرنا چاہتی ہے جن کی ثقافت اور لسانیات مختلف ہیں۔ ان نظریاتی طلباء کی دیکھ بھال اور احتیاط کے ساتھ انتظامیہ اس کی کامیابی کے لیے اہم ہے۔ اسکیم سے وابستہ اساتذہ زائد منتظمین کو یہ جاننا چاہیے کہ ثقافتوں کو یکجا کرنے زائد اس طرح قومی سالمیت زائد اتحاد کے حصول کی اس طرح کی کوشش میں کچھ ابتدائی موروثی ہچکچاہٹ ہونی چاہیے، خاص طور پر جب چھوٹی عمر کے بچے والدین کی دیکھ بھال کی حفاظتی چھتری کے نیچے محبت زائد پیار سے لطف اندوز ہوتے تھے تو انہیں ملک بھر میں منتقل کیا جاتا ہے۔ احتیاط اور احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ معصوم چھوٹے بچوں کے نرم جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور وہ جذباتی اشتعال میں نہ ڈالیں جو اگر ہوتا ہے تو نہ صرف بدقسمتی ہوگی بلکہ اس مقصد کے خلاف نتیجہ خیز اور تباہ کن بھی ہوگی جسے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جہاں منتقل کرنے والوں کو نئے ماحول میں ضم ہونے کی ترغیب دی جانی چاہیے، وہیں مقامی لوگوں کو بھی انہیں قبول کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ایک بڑی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان بچوں کے جذباتی رویے کے نمونے کو مناسب طریقے سے ڈھالیں جنہیں ایک ساتھ لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچوں کے اکٹھے ہونے کے ابتدائی دور

میں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچے اپنی فطرت سے جلد ہی ابتدائی ہچکچاہٹ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے عمر کے گروپ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔[A-B-520؛E-H-519]

1.2۔ بچے نہ صرف مستقبل کے شہری ہیں بلکہ زمین کا مستقبل بھی ہیں۔عام طور پر بزرگ، اور خاص طور پر والدین اور اساتذہ، بچوں کی فلاح و بہبود اور فلاح و بہبود کا خیال رکھنے کی ذمہ داری رکھتے ہیں۔آج بچوں کو جو مدد دی جا رہی ہے اس کے مطابق دنیا رہنے کے لیے بہتر یا بدتر جگہ ہوگی۔تعلیم ایک ایسی سرمایہ کاری ہے جو قوم اپنے بچوں میں ذمہ دار بالغوں کی مستقبل کی فصل کی کٹائی کے لیے کرتی ہے جو ایک اچھی طرح سے کام کرنے والے معاشرے کی پیداوار ہے۔ بچے کمزور ہوتے ہیں۔ان کی قدر کرنے، ان کی پرورش کرنے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔مختلف ثقافتی پس منظر سے آنے والے بچوں کے درمیان بنیادی طور پر باہمی انحصار تعلقات کو فروغ دینا جن کی مختلف بولیاں، غذا اور خواہشات ہیں- بچوں کی طرح اور معصوم ضرورت کا سوچنے والا نقطہ نظر تاکہ ایک مربوط قوم کے مطلوبہ ہدف تک پہنچ سکے۔[520-سی،ڈی]

1.3۔ جن نوجوان طلباء نے سلیکشن میں کوالیفائی کیا اور ایک جگہ پر پرامن طریقے سے اور کامیابی کے ساتھ تین سال تک اپنی پڑھائی کا مقدمہ چلایا وہ دوسری جگہ پہنچ کر جلد ہی پر تشدد، بے نظم وضبط یا عدم اطمینان کا شکار ہو گئے، کہیں کچھ گڑبڑ ہے۔ایسے شعبوں کو شروع کرنا یا ان میں قدم رکھنا درحقیقت ایک خطرناک معاملہ ہوگا جنہیں بہتر ہوگا کہ بچوں کی نفسیات کے ماہرین اور ماہرین تعلیم کے غور و فکر کے لیے چھوڑ دیا جائے۔اس طرح، مقدمے کے حقائق اور حالات میں، اپیل کنندگاں سے ہمدردی کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے اور ان کی نام نہاد بے ضابطگی کے لیے سزا پانے کے بجائے ان کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کیا جانا چاہیے جو کہ بدانتظامی کے اظہار کے سوا کچھ نہیں ہے[E, F-520]

1.4۔ اپیل کنندگاں کو جواہر نوودیہ ودیالیہ، بکلانہ، بلندشہر، یو پی کے باقاعدہ طلباء کے طور پر واپس لے لیا جائے گا اور نویں جماعت کے باقاعدہ طلباء کے طور پر ان کی تعلیم پر مقدمہ چلانے کی اجازت دی جائے گی اور انہیں آنے والے حتمی امتحان میں شرکت کی بھی اجازت دی جائے گی۔ ریکارڈ میں ان کی منفی اندراج، اگر کوئی ہو، کو ہٹا دیا جائے گا۔اپیل کنندگاں کو ناکامیوں کے طور پر یا دوسری کوشش میں نویں جماعت کا

امتحان پاس کرنے والوں کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔ نویں جماعت پاس کرنے کے بعد اپیل گزار جے این وی اسکیم کے مطابق اپنی مزید تعلیم کے لیے مقدمہ چلانے کے لیے دستیاب ہوں گے۔ چونکہ سی بی ایس ای کے زیر اہتمام دسویں جماعت کے امتحان میں بیٹھنے کے تقاضے یعنی باقاعدہ حاضری اور اسکول میں ہدایات حاصل کرنا جو انہوں نے نہیں کی ہیں، اس لیے انہیں ایک ہی سال میں نویں اور دسویں جماعت کے امتحانات دینے کی اجازت نہیں ہے۔

[520-جی، ایچ]

[عدالت نے واضح کیا کہ یہ فیصلہ نہ تو اسکیم یا اساتذہ یا اسکولوں کی انتظامیہ کے بارے میں کوئی مشاہدہ، تنقید سے کم نہیں ہے اور نہ ہی اس کا ارادہ ہے۔ اساتذہ نے ممکنہ طور پر صورتحال کو بچانے کے لیے اپنی پوری کوشش کی ہوگی، پھر بھی اس اسکیم کے بہتر اور کامیاب نفاذ کے لیے زائد دیکھ بھال اور احتیاط اور کچھ اضافی سوچ کی ضرورت ہے جس کی افادیت پر قومی مفاد میں شک نہیں کیا جا سکتا اور اس اسکیم کی قدر مشخصہ اس کی کامیابی سے کیا جائے گا نہ کہ ناکامیوں سے۔ [521-سی، ڈی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 855 ایل۔

الہ آباد عدالت عالیہ کے 15.4.2002 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم ڈبلیو پی 15190/02۔

اپیل کنندگاں کی طرف سے اشونی گرگ اور وجے کمار۔

جواب دہندگان کے لیے ایس راجپا۔

عدالت کا فیصلہ بذریعے دیا گیا:

جسٹس آرسی لاہوٹی ۔قومی تعلیمی حکمت عملی، 1986 کے مطابق حکومت بھارت نے ملک بھر میں جواہر نوودیہ ودیالیہ (جے این وی) قائم کیا۔اس طرح کے اسکول ملک کی 27 ریاستوں اور 6 مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے لیے فعال ہو گئے ۔یہ اسکول مشترکہ تعلیمی رہائشی اسکول ہیں جو ایک آزاد تنظیم کی دیکھ بھال میں رکھے گئے ہیں، جسے نوودیہ ودیالیہ سمیتی کہا جاتا ہے، جسے حکومت بھارت کی طرف سے مکمل طور پر مالی مدد حاصل ہے ۔جے این وی میں داخلہ چھٹی جماعت میں ایک داخلہ امتحان کے بذریعے کیا جاتا ہے جسے نوودیہ سلیکشن امتحان کہتے ہیں ۔آٹھویں جماعت تک تعلیم کا ذریعہ مادری زبان یا علاقائی زبان ہے ۔نویں جماعت سے ریاضیات اور سائنس میں ہدایات دینے کے لیے انگریزی میڈیم کا سہارا لیا جاتا ہے ۔سماجی سائنس کے لیے ہندی میڈیم ہے ۔ان اسکولوں کے طلباء سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانات میں بیٹھتے ہیں ۔اسکیم کے مقاصد یہ ہیں: (ط) ہجرت کی حکمت عملی کے بذریعے طلباء میں قومی اتحاد کو بڑھانا؛ (2) خاص طور پر دیہی علاقوں اور معاشرے کے کمزور دفعات کے نیک طلباء کو بڑھانا اور ان کی مدد کرنا؛ (3) نیک طلباء کو مکمل ترقی کے لیے بہترین تعلیم فراہم کرنا؛ اور (4) ضلعی سطح پر ایسی تنظیمیں قائم کرنا جو مہارت کو بڑھانے کے لیے وسائل کے مرکز کے طور پر کام کریں ۔اس اسکیم کا مقصد منتخب ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ہر ضلع میں ایک اسکول قائم کرنا تھا۔ 25 جے این وی کو 2001- 2002 کے دوران کھولا گیا۔

درخواست گزار 5 نوجوان طلباء ہیں جن کا تعلق ریاست یوپی کے ضلع بلند شار کے دیہی پس منظر سے ہے ۔انہیں جے این وی میں داخلے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔انہوں نے جے این وی، بکلانہ، ضلع بلند شہر یو۔پی سے چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعت کے امتحانات پاس کیے ۔ان کی کارکردگی تسلی بخش تھی ۔درخواست گزاروں کا دعوی ہے کہ انہوں نے امتحانات میں اچھے نمبر حاصل کیے ۔بلند شار میں ان کی اسکول کی تعلیم پر امن اور بغیر کسی پریشانی کے تھی ۔دسمبر 2001 میں، اجلاس کے وسط میں، انہیں ریاست کیرالہ کے پیریا ضلع کاسرگوڈ کے جے این وی میں منتقل کر دیا گیا۔وہ منزل پر پہنچے اور 3.12.2001 پر ودیالیہ میں شامل ہوئے ۔وسط مدتی امتحانات کا وقت تھا۔اس منتقلی سے باقاعدہ پڑھائی میں رکاوٹ پیدا ہوئی ۔13- 14 سال کی عمر کے تمام 5 بچے منتقل الیہ جے این وی میں اچھی طرح سے آگے نہیں بڑھ سکے ۔درخواست گزاروں کی شکایت یا منتقل الیہ جے این وی میں ان کی گھاس پھوس کو غلط قرار دینے کی وضاحت یہ ہے کہ وہاں عام طور پر بولی جانے والی بولی اور زبان ملیالم تھی جیسا کہ طلباء اور اساتذہ میں تھی لیکن دو

سال کی مدت تک ملیالم کا کوئی استاد نہیں تھا اور وہ خود کو گفتگو اور مواصلات میں ضم کرنے میں ناکام رہے۔ مقامی بچوں کا درخواست گزاروں کے خلاف کچھ تعصب تھا جو بنیادی طور پر زبان اور ثقافتی خلیج کی وجہ سے ہوا۔ درخواست گزاروں نے محسوس کیا کہ اساتذہ نے بھی اپنی تکلیف سے آگاہ ہوتے ہوئے مقامی بچوں کا ساتھ دیا اور اس لیے درخواست گزاروں نے اجنبی اور غیر محفوظ محسوس کیا۔ اس سب کے نتیجے میں غلط ایڈجسٹمنٹ ہوئی۔ درخواست گزار مقامی لوگوں کے ساتھ ضم نہیں ہو سکے اور معمولی واقعات، کچھ حد تک پر تشدد بھی پھوٹ پڑے۔ درخواست گزاروں اور ان کے شریک کارنے کلاسوں سے پرہیز کیا اور کھانا کھانے سے بھی پرہیز کیا- جو کہ بھوک ہڑتال سے کچھ کم ہے۔ اساتذہ نے طلباء کو نظم وضبط دینے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے۔ ایک موقع پر کیمپس میں پولیس کو بھی بلایا گیا۔ جنوری میں، جب تک درخواست گزاروں نے پیریا میں 5 یا 6 ہفتے گزارے تھے، انہیں ٹرانسفر سرٹیفکیٹ جاری کر دیے گئے اور جے این وی سے فارغ کر دیا گیا۔ منتقلی کے سرٹیفکیٹ میں " عام طرز تادیبی نہیں" اور "نظم وضبط کی بنیاد پر اسکول چھوڑنے کی وجوہات" جیسے تاثرات تھے۔ بچے صرف اپنی آبائی زمین پر واپس آئے جب انہوں نے دیکھا کہ ان کی مایوسی کی آگ ان کے سابقہ جے این وی کے انہیں واپس قبول کرنے سے انکار کی وجہ سے بھڑک رہی ہے۔ انہوں نے الہ آباد عدالت عالیہ میں تحریری عرضی دائر کی جسے خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ خصوصی چھٹی کی طرف سے اپیل ہے۔

اجازت دی گئی۔

بکلانہ، بلند شہر، پیریا، کیرالہ میں جے این وی کے ادارے اور تنظیم کے مرکزی حکام سبھی کو جواب دہندگان کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے کاونٹر دائر کیے ہیں جن میں پٹیشن میں اس طرح کے مادی دعووں سے انکار کیا گیا ہے جس میں اسکیم یا اساتذہ پر کوئی شکوک وشبہات کا اظہار کیا گیا ہے اور یہ استدعا کی گئی ہے کہ پٹیشن دینے والے طلباء اسکیم کے لیے نااہل ہیں اور اس لیے وہ جے این وی میں شامل ہونے کے اہل نہیں ہیں۔ وہ استدعا کو مسترد کرنے اور طلباء کی طرف سے کی گئی دعا کو مسترد کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

اس معاملے کے عجیب وغریب حقائق اور حالات میں ہم الزامات اور جوابی الزامات کی اہلیت یا اعتبار کی جانچ پڑتال میں داخل ہونے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے مقصد کے لیے یہ نوٹ کرنا کافی ہوگا کہ دیہی پس منظر سے آنے والے اور معاشرے کے کمزور دفعہ سے تعلق رکھنے والے ابتدائی نوعمر عمر کے نوجوان

لڑکوں کو جے این وی کے نظام تعلیم میں داخل ہونے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ بلا شبہ ایسے طلبا کو اب تک نامعلوم ممالک میں ہجرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کیونکہ ان کے لیے ہجرت کا مقصد قومی یکجہتی کے قابل تعریف مقصد کو حاصل کرنا ہے جسے یہ اسکیم مختلف جغرافیائی خطوں کے مختلف ثقافتوں اور لسانیات کے نوجوان طلباء کو آپس میں ملا کر حاصل کرنا چاہتی ہے، اس طرح کی نظریاتی اسکیم کی کامیابی کے لیے جو چیز اہم ہے وہ اس کا احتیاط اور احتیاط کے ساتھ انتظام ہے۔ اسکیم سے وابستہ اساتذہ زائد منتظمین کو یہ جاننا چاہیے کہ ثقافتوں کو یکجا کرنے زائد اس طرح قومی سالمیت زائد اتحاد کے حصول کی اس طرح کی کوشش میں کچھ ابتدائی موروثی ہچکچاہٹ ہونی چاہیے، خاص طور پر جب چھوٹی عمر کے بچے والدین کی دیکھ بھال کی حفاظتی چھتری کے نیچے محبت زائد پیار سے لطف اندوز ہوتے تھے تو انہیں ملک بھر میں منتقل کیا جاتا ہے جیسے کہ موجودہ معاملے میں یوپی سے کیرالہ تک۔ احتیاط اور احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ معصوم چھوٹے بچوں کے نرم جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے اور وہ جذباتی اشتعال میں نہ ڈالیں جو اگر ہوتا ہے تو نہ صرف بدقسمتی ہوگی بلکہ اس مقصد کے خلاف نتیجہ خیز اور تباہ کن بھی ہوگی جسے حاصل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ جہاں منتقلی کرنے والوں کو نئے ماحول میں ضم ہونے کی ترغیب دی جانی چاہیے، وہیں مقامی لوگوں کو بھی انہیں قبول کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ ایک بڑی ذمہ داری اساتذہ پر عائد ہوتی ہے کہ وہ ان بچوں کے جذباتی رویے کے نمونے کو مناسب طریقے سے ڈھالیں جنہیں ایک ساتھ لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچوں کے اکٹھے ہونے کے ابتدائی دور میں خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ بچے اپنی فطرت سے جلد ہی ابتدائی ہچکچاہٹ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے عمر کے گروپ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

بچے نہ صرف مستقبل کے شہری ہیں بلکہ زمین کا مستقبل بھی ہیں۔ عام طور پر بزرگ، اور خاص طور پر والدین اور اساتذہ، بچوں کی فلاح و بہبود اور فلاح و بہبود کا خیال رکھنے کی ذمہ داری رکھتے ہیں۔ آج ہم بچوں کے ساتھ جس طرح کا سلوک کرتے ہیں اس کے مطابق دنیا رہنے کے لیے بہتر یا بدتر جگہ ہوگی۔ تعلیم قوم کی طرف سے اپنے بچوں میں ذمہ دار بالغوں کی مستقبل کی فصل کی کٹائی کے لیے کی جانے والی سرمایہ کاری ہے جو ایک اچھی طرح سے کام کرنے والے معاشرے کی پیداوار ہے۔ تاہم، بچے کمزور ہوتے ہیں۔ ان کی قدر کرنے، ان کی پرورش کرنے اور ان کی حفاظت کرنے کی ضرورت ہے۔ مختلف ثقافتی پس منظر سے آنے والے بچوں کے درمیان بنیادی طور پر منصفانہ تعلقات کو فروغ دینا جو مختلف بولیوں، غذا اور خواہشات کے حامل ہیں -- بچوں کی طرح اور معصوم -- ایک مربوط قوم کے مطلوبہ مقصد تک پہنچنے کے لیے سوچ سمجھ کر اپنانے کی

ضرورت ہے۔

ہمیں یہ جان کر ذرا بھی حیرت نہیں ہوتی کہ جن نوجوان طلباء نے سلیکشن میں کوالیفائی کیا اور بکلانہ میں تین سال تک پر امن اور کامیابی کے ساتھ اپنی پڑھائی کا مقدمہ چلایا وہ پیریا پہنچنے پر جلد ہی پر تشدد، بے نظم و ضبط یا غیر تسلی بخش ہو گئے۔کہیں کچھ گڑبڑ ہے۔ یہ واقعی ہمارے لیے ایک خطرناک معاملہ ہوگا کہ ہم ایسے شعبوں کا آغاز کریں یا ان میں قدم رکھیں جنہیں بہتر ہوگا کہ بچوں کی نفسیات کے ماہرین اور ماہرین تعلیم کے غور و فکر کے لیے چھوڑ دیا جائے۔تاہم، مقدمے کے حقائق اور حالات میں، ہماری رائے یقینی طور پر یہ ہے کہ اپیل کنندگاں سے ہمدردی کے ساتھ نمٹا جانا چاہیے اور ان کی نام نہاد بے ضابطگی کے لیے سزا پانے کے بجائے ہمدردی کا مظاہرہ کیا جانا چاہیے، جو کہ ظاہر ہوتا ہے کہ بدایڈجسٹمنٹ کے اظہار کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اپیل کی منظوری ہے۔عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔اس کے بجائے یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ اپیل کنندگاں کو جواہر نوودیہ ودیالیہ، بکلانہ، بلند شار، یو۔ پی کے باقاعدہ طلباء کے طور پر واپس لے لیا جائے اور نویں جماعت کے باقاعدہ طلباء کے طور پر ان کی تعلیم پر مقدمہ چلانے کی اجازت دی جائے اور آنے والے حتمی امتحان میں شرکت کی بھی منظوری دی جائے۔طلباء کے ریکارڈ میں کی گئی منفی اندراج، اگر کوئی ہو، کو ہٹا دیا جائے گا۔اپیل کنندگاں کو ناکامی یا دوسری کوشش میں نویں جماعت کا امتحان پاس کرنے والے کے طور پر نہیں مانا جائے گا۔نویں جماعت پاس کرنے کے بعد اپیل گزار جے این وی اسکیم کے ساتھ مستقل طور پر اپنی مزید تعلیم کے لیے مقدمہ چلانے کے لیے دستیاب ہوں گے۔

اپیل کنندگاں کے فاضل وکیل نے درخواست کی کہ اپیل کنندگاں نے-معاملہ کے حقائق اور حالات میں، جس کے لیے انہیں موردالزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا، اپنے تعلیمی کیریئر کا ایک قیمتی سال کھو دیا ہے اور انہیں اس سال نویں اور دسویں جماعت کے امتحانات دینے کی منظوری دی جانی چاہیے۔ہم اس استدعا کی اجازت دینے کے لیے مائل نہیں ہیں۔اپیل کنندگاں نے شاید اپنے گھر پر اپنی پڑھائی پر مقدمہ چلایا ہو لیکن سی بی ایس ای کے زیر اہتمام دسویں جماعت کے امتحان کے لیے جو ضروری ہے وہ ان کی باقاعدہ حاضری اور اسکول میں ہدایات حاصل کرنا ہے جو انہوں نے نہیں کی ہیں۔انہیں نویں جماعت کا امتحان پاس کرنا چاہیے اور اس کے بعد دسویں جماعت کی تعلیم پر مقدمہ چلانا چاہیے۔

علیحدگی سے پہلے ہم یہ واضح کرنا چاہیں گے کہ یہ فیصلہ بکلانہ، بلند شہر یا پیریا کیرالہ کے اسکولوں کی اسکیم یا اساتذہ یا انتظامیہ کے بارے میں کوئی مشاہدہ تنقید سے کم نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ارادہ ہے۔ اساتذہ نے ممکنہ طور پر صورتحال کو بچانے کے لیے اپنی پوری کوشش کی ہوگی۔ پھر بھی ہم اس اسکیم کے بہتر اور کامیاب نفاذ کے لیے زائد دیکھ بھال اور احتیاط اور کچھ اضافی سوچ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جس کی افادیت پر قومی مفاد میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اسکیم کی قدر مشخصہ اس کی کامیابی سے کیا جائے گا نہ کہ ناکامیوں سے۔

اپیل کو مذکورہ بالا شرائط میں نمٹا دیا جاتا ہے جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوتا ہے۔

ایس۔کے۔ایس۔

اپیل نمٹا دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2025.06.04 15:45
I am the author of this document